زکاۃ الفطر کے مسائل

تالیف

فضیلۃ الشیخ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ مدنی حفظہ اللہ

(داعی صوبائی جمعیت اہلِ حدیث ممبئی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

✪ زکاۃ الفطر کیا ہے؟

زکاۃ الفطر وہ زکاۃ ہے جو صیامِ رمضان کے خاتمہ پر مخصوص شرائط کے ساتھ، مخصوص مقدار میں صوم کو لغو اور بیہودہ امور سے پاک کرنے اور مساکین کو غذا فراہم کرنے کی غرض سے واجبی طور پر ادا کی جاتی ہے۔

✪ زکاۃ الفطر کا حکم:

زکاۃ الفطر فرض ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”فَرَضَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ زَکَاۃَ الفِطۡرِ صَاعًا مِنۡ تَمۡرٍ، أَوۡ صَاعًا مِنۡ شَعِیرٍ عَلَی العَبۡدِ وَالحُرِّ، وَالذَّکَرِ وَالأُنۡثَی، وَالصَّغِیرِ وَالکَبِیرِ مِنَ المُسۡلِمِینَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنۡ تُؤَدَّی قَبۡلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَی الصَّلاَۃِ“[1]۔

رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ الفطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مسلمانوں میں سے ہر غلام، آزاد، مرد، عورت اور چھوٹے بڑے پر فرض قرار دیا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ لوگوں کے صلاۃِ عید کے لئے نکلنے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

✪ زکاۃ الفطر کا مقصد:

زکاۃ الفطر کے مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی حدیث میں فرمایا:

”فَرَضَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ زَکَاۃَ الۡفِطۡرِ طُهۡرَۃً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغۡوِ وَالرَّفَثِ، وَطُعۡمَۃً لِلۡمَسَاکِینِ“[2]۔

رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ الفطر فرض کیا ہے صائم کو لغو اور شہوانی امور سے پاک کرنے اور مساکین کے لئے غذا فراہم کرنے کے لئے۔

✪ زکاۃ الفطر کی ادائیگی کا وقت:

زکاۃ الفطر کی ادائیگی کے بارے میں بالترتیب چار اوقات ہیں، ان کے احکام مختصراً حسب ذیل ہیں:

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب فرض صدقۃ الفطر، حدیث: ۱۵۰۳، و باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک، حدیث: ۱۵۱۱، وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الفطر علی المسلمین، حدیث: ۹۸۴۔

[2] سنن ابوداود حدیث: ۱۶۰۹، وسنن ابن ماجہ، حدیث: ۱۸۲۷، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے، دیکھئے: صحیح أبی داود، حدیث: ۱۶۰۹، وصحیح ابن ماجہ، حدیث: ۴۹۲۔

(۱) **جائز وقت:** اگر زکاۃ الفطر عید سے ایک دو یا زیادہ سے زیادہ تین دن قبل ادا کر دی جائے تو جائز ہے، جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ فرماتے ہیں: ''وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ''[1]۔

لوگ عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے بھی زکاۃ الفطر دیا کرتے تھے۔

اور موطا امام مالک میں ہے کہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر سے دو یا تین روز پہلے زکاۃ الفطر بھجوا دیا کرتے تھے[2]۔

(۲) **واجب وقت:** رمضان کے آخری دن کا سورج غروب ہو جانے پر زکاۃ الفطر کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ صومِ رمضان ختم ہو جاتا ہے، فطر شروع ہو جاتا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں پر فطر کی زکاۃ فرض کی ہے، لہذا فطر ہوتے ہی فرضیت کا حکم مرتب ہو جائے گا۔

(۳) **مستحب اور افضل وقت:** لوگوں کے صلاۃِ عید کے لئے نکلنے سے قبل زکاۃ الفطر کی ادائیگی افضل اور بہتر ہے، جیسا کہ حدیث گزر چکی ہے: ''وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلاَةِ''[3]۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ لوگوں کے صلاۃِ عید کے لئے نکلنے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

(۴) **ممنوع اور غیر مقبول وقت:** اگر زکاۃ الفطر کی ادائیگی بلا عذر صلاۃ عید سے پہلے نہ کی جائے، بلکہ صلاۃ عید کے بعد کی جائے تو ایسا کرنا ناجائز ہے۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: '' فَمَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ''[4]۔

جس نے اسے صلاۃِ عید سے قبل ادا کر دیا، اس کی زکاۃ مقبول ہے، اور جس نے صلاۃ عید کے بعد ادا کیا وہ ایک عام صدقہ ہے۔

✪ زکاۃ الفطر میں کیا ادا کیا جائے؟

زکاۃ الفطر میں کیا ادا کیا جائے؟ اس بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحیحین کی روایت میں جو اور کھجور کا ذکر آچکا

---

(۱) صحیح البخاری، حدیث: ۱۵۱۱، وصحیح مسلم، حدیث: ۹۸۴۔

(۲) موطا امام مالک، کتاب الزکاۃ، باب وقت ارسال زکاۃ الفطر، حدیث: ۵۵۔

(۳) صحیح البخاری، حدیث: ۱۵۰۳، حدیث: ۱۵۱۱، وصحیح مسلم، حدیث: ۹۸۴۔

(۴) سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، زکاۃ الفطر، حدیث: ۱۶۰۹، وسنن ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، حدیث: ۱۸۲۷، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے کئی جگہوں پر حسن قرار دیا ہے، دیکھئے: صحیح ابی داود، حدیث: ۱۶۰۹، وصحیح سنن ابن ماجہ، حدیث: ۱۸۵۴، وإرواء الغليل، حدیث: ۸۴۳۔

ہے، اور ابو سعید خدری رضی اللہ اپنی روایت میں فرماتے ہیں:

"كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ"[۱]۔

ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں زکاۃ الفطر میں ایک صاع کھانا، یا ایک صاع جو، یا ایک صاع کھجور، یا ایک صاع پنیر، یا ایک صاع کشمش نکالا کرتے تھے۔

زکاۃ الفطر میں نقدی قیمت کی ادائیگی:

فرمان رسول ﷺ اور صحابہ کرام کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ زکاۃ الفطر میں غلہ، اناج اور اسی طرح اس وقت رائج غذائیں ادا کی جاتی تھیں، لہذا یہی سنتِ رسول ہے۔

غلہ اناج وغیرہ کے علاوہ نقدی رقم زکاۃ الفطر میں نکالنا نبی ﷺ یا آپ کے صحابہ سے ثابت نہیں ہے، اس لئے نقدی قیمت کی ادائیگی سے احتراز کرنا ضروری ہے۔

☑ علماء محققین کے مطابق نقدی شکل میں ادا کرنے سے زکاۃ الفطر ادا نہ ہوگی، کیونکہ یہ عمل سنتِ نبوی کے خلاف ہے، اور ارشادِ نبوی ﷺ ہے: "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ"[۲]۔

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں، وہ مردود ہے۔

نقدی قیمت ادا کرنے میں کئی قباحتیں ہیں:

[۱] اگر نقد جائز ہوتا تو زمانہ نبوی میں بھی نقد موجود تھا، آپ ﷺ اس کی رہنمائی ضرور فرماتے۔

[۲] نقدی قیمت میں غلہ اور غذا کی قیمت کا اعتبار مشکل ہے، کیونکہ عہد نبوی اور عہد صحابہ میں کئی قسم کی غذاؤں سے زکاۃ الفطر نکالی جاتی تھی اور ان کی قیمتیں مختلف تھیں۔

[۳] آپ ﷺ نے زکاۃ الفطر کی حکمت میں "طُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ" (مساکین کی غذا) فرمایا ہے اور یہ مقصد غلہ اور غذا سے بآسانی مکمل ہوتا ہے، نقدی قیمت کی کوئی حاجت نہیں۔

---

[۱] صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر صاع من طعام، حدیث: ۱۵۰۶، و باب صاع من زبیب، حدیث: ۱۵۰۸، وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الفطر علی المسلمین، حدیث: ۹۸۵۔

[۲] صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا علی صلح جور، حدیث: ۲۶۹۷، وصحیح مسلم، کتاب الأقضیۃ، باب نقض الأحکام الباطلۃ، حدیث: ۱۷۱۸۔

۴ یہ ایک ظاہری واجبی شعار ہے جو اسلامی سماج میں نظر آنے اور محسوس کیا جانے والا ہے، اور نقد ادا کرنے کی صورت میں یہ ظاہری شعار باقی نہ رہے گا، بلکہ ایک پوشیدہ عمل بن کر رہ جائے گا۔ واللہ اعلم [۱]۔

٭ زکاۃ الفطر کی مقدار:

زکاۃ الفطر کی مقدار ایک صاع ہے، جیسا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں گزرا۔

ایک صاع چار مُد کا ہوتا ہے، اور ایک مُد ایک متوسط انسان کی دو ہتھیلیوں بھر خشک اناج کو کہا جاتا ہے۔ جیسے: گیہوں، کھجور وغیرہ۔

اور موجودہ پیمائش کے مطابق محتاط انداز میں ایک صاع کی مقدار تقریباً اڑھائی سے پونے تین کلو گرام ہے [۲]۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

****

ماخوذ از: ((صیام رمضان مختصر احکام ومسائل: ص: ۱۱۹ تا ۱۲۴))

---

[۱] مزید دیکھئے: المغنی: ۴/ ۲۹۵، ومجموع فتاوی ابن باز: ۱۴/ ۲۰۲، ومجموع فتاوی اللجنۃ الدائمۃ: ۹/ ۳۷۹، ومجالس شہر رمضان، از ابن عثیمین: ۱۳۸۔

[۲] دیکھئے: فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ: ۹/ ۳۷۹، ومجالس شہر رمضان، از ابن عثیمین: ۱۳۸۔